اشرف العلما سید حامد اشرف اشرفی مصباحی قدس سرّہ

(۱۳۴۹ھ______۱۴۲۵ھ)

ازقلم: سفیر مصباحی، استاذ مخدوم اشرف مشن، پنڈوہ شریف، مالدہ، (بنگال)

اشرف العلما سید شاہ حامد اشرف اشرفی مصباحی قدس سرہ ،ماضی قریب کی وہ ہمہ جہت شخصیت تھی جس نے اپنی پوری زندگی درس وتدریس، دعوت وتبلیغ اور مجدد اعظم امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی تعلیمی وتنظیمی ،قومی ومذہبی فکر کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

آپ کا نام: سید حامد اشرف ،کنیت: ابومظفر، اور لقب: اشرف العلما تھا۔(یہ لقب حضور حافظ ملت نے دیا تھا)

ولادت اور خاندانی پس منظر: آپ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ ۱۳۴۹ھ موافق ۱۱؍جولائی ۱۹۳۰ء بمقام کچھوچھہ مقدسہ ہوئی۔آپ کا پورا خاندان ظاہری و باطنی کمالات کا مرقع ہے، آپ کے جد کریم سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ کی ذات بڑی دل آویز اور ہمہ گیر تھی۔آپ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے معروف ومشہور ہیں۔آپ کے دو صاحبزادے تھے، ایک حضرت سید شاہ احمد اشرف علیہ الرحمہ (۱۲۸۶ھ___۱۳۴۳ھ) اور دوسرے حضرت سید شاہ مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ (۱۳۱۱ھ___۱۳۸۶ھ)۔مؤخر الذکر کے دو فرزند ہوئے، ایک اشرف الاولیا ابوالفتح سید مجتبیٰ اشرف اشرفی مصباحی قدس سرہ (۱۳۴۶ھ___۱۴۱۸ھ) اور دوسرے اشرف العلما ابوالمظفر سید حامد اشرف اشرفی مصباحی قدس سرہ۔یہ دونوں بھائی جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے تھے۔اور دونوں نے ہی بے شمار مساجد ومکاتب کی بناڈالی اور فروغ مسلک اہل سنت کے لیے عظیم الشان مدارس قائم کیے، جو امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک اہم مشن تھا۔

تعلیم وتربیت: حضرت اشرف العلما قدس سرہ نے علمی وروحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں، اپنے آبائی وطن کچھوچھہ مقدسہ میں ابتدائی درجات کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۰؍شوال المکرّم ۱۳۶۵ھ میں ہندوستان کی شہرہ آفاق درس گاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا، جہاں آپ کے برادر اکبر حضور اشرف الاولیا پہلے سے زیر تعلیم تھے۔یہاں آپ کو خوش نصیبی سے شخصیت ساز استاذ جلالۃ العلم حضور حافظ ملت قدس سرہ کی تربیت نصیب ہوگئی اور حضور حافظ ملت آپ کے خانوادہ سے پہلے سے ہی بے انتہا محبت فرماتے تھے، آپ کے جد کریم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے خلیفہ بھی تھے، اس لیے خلوص خاطر سے آپ کی تربیت فرمائی اور کان فضل کے اس زر خالص کو کندن بناڈالا۔اشرف العلما نے حافظ ملت کے زیر تربیت کمال شوق وجستجو کے ساتھ درس نظامی کی تکمیل فرمائی اور شعبان المعظم ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں سند فراغت حاصل کی۔(اشرف العلما نمبر، ۲۰۰۸ دہلی، مبارک حسین مصباحی ص:۳۱ ملخصا)

اشرف العلما کے اساتذہ: اشرف العلما کے اساتذہ اور فیض رسانوں میں جد کریم اور والد گرامی کے علاوہ ملک کے اکابر علمائے کرام اور مشائخ عظام شامل ہیں۔ان میں بعض کے نام یہ ہیں: (۱) محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی قدس سرہ (۱۳۱۱___ھ۱۳۸۱ھ) (۲) حافظ ملت جلالۃ العلم شاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری قدس سرہ (۱۳۲۱ھ___۱۳۹۶ھ) (۳) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ (۱۳۴۱___ھ۱۳۹۱ھ) (۴) حضرت علامہ عبدالرؤف بلیاوی قدس سرہ (۱۳۳۲ھ___۱۳۹۱ھ) (۵) رئیس المحققین مولانا محمد سلیمان بھاگلپوری قدس سرہ (۱۳۲۹ھ___۱۳۹۷ھ) (اشرف العلما نمبر ۲۰۰۸، ماہ نور دہلی، ص:۱۳۰)

خدمات اور کارنامے: امام احمد رضا نے فروغ اہل سنت کے لیے جو خطوط متعین کیے تھے، انھی کے مطابق اشرف العلما نے دین متین کی خدمات انجام دیں۔جامعہ اشرفیہ سے فراغت کے بعد آپ کی خدمات کو تین زاویوں میں بانٹا جاسکتا ہے: تدریسی خدمات۔تنظیمی وتعلیمی خدمات۔سماجی خدمات۔آپ کی زندگی کا بیش بہا حصہ تدریسی خدمات میں گذرا ہے۔تدریسی سلسلے کا آغاز ۱۳۷۱ھ سے ہوتا ہے۔آپ نے مدرسہ فاروقیہ حمیدیہ بنارس میں ایک سال ۱۳۷۱ھ تا ۱۳۷۲ھ زریں خدمات انجام دیں۔حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خواہش تھی کہ آپ جامعہ اشرفیہ ہی میں خدمت انجام دیں اور اپنے فیوض وبرکات سے

نوازیں، اپنے مشفق استاذ و مربی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ نے ۱۳۷۲ھ میں اپنے مادر علمی میں تدریسی خدمات کی ابتدا فرمائی اور ۱۳۸۶ھ تک مسلسل ۱۴ سال بے شمار جویان علم و معرفت کو اپنے ظاہری و باطنی علم و روحانیت سے مستفید فرمایا اور نگاہ معرفت سے بہتوں کو بحر معرفت کا غواص بنا دیا۔ آپ کی درس گاہ پر فیض سے استفادہ کرنے والے تلامذہ نے ہند سے لے کر عرب تک، یورپ سے لے کر افریقہ کے صحرا تک تعلیمات اسلام کو پھیلانے، فکر رضا کو عام کرنے اور مسلک اہل سنت کو متعارف کرانے میں ایک مثالی کردار ادا کیا ہے۔ آپ سے براہ راست استفادہ کرنے والے تلامذہ کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ کچھ قابل فخر تلامذہ جو دین متین کی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کے نام یہ ہیں: شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی۔۔خیرالاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی ۔۔ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی ۔۔علامہ قمرالزماں اعظمی مصباحی ۔۔علامہ عبد الشکور مصباحی ۔۔علامہ یسین اختر مصباحی دامت برکاتہم۔ ان کے علاوہ ملک کے مقتدر علما و مشائخ اس فہرست میں شامل ہیں۔

تنظیمی و تعلیمی خدمات: ۱۳۸۷ھ میں زکریا مسجد کے ٹرسٹیان کے اصرار اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حکم سے ممبئی تشریف لے گئے، وہاں زکریا مسجد کی امامت و خطابت سے اپنے دعوتی مشن کا آغاز فرمایا اور بہت ہی قلیل مدت میں دین و دانش اور دعوت و ارشاد کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس وقت ممبئی کی زرخیز زمین دینی تعلیم کے حوالے سے بالکل بنجر تھی، پورے ممبئی میں کوئی تعلیمی ادارہ نہیں تھا، حضور اشرف العلما نے ۱۳۸۸ھ میں "دارالعلوم محمدیہ" کی بنیاد رکھ کر ایک انقلابی قدم اٹھایا۔ اللہ جل جلالہ نے اس کام میں پوری کامیابی عطا فرمائی اور دارالعلوم محمدیہ بتدریج ترقی کرتے ہوئے مہاراشٹر کی دینی تعلیم کا مرکز بن گیا۔ اشرف العلما نے دارالعلوم محمدیہ میں دورۂ حدیث کے طلبا کو زندگی کے آخری لمحوں تک بخاری و مسلم کا درس دیتے رہے۔ آج دارالعلوم محمدیہ کے فرزندان پوری دنیا میں آپ کے مشن کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔

سماجی خدمات: جب مہاراشٹر کی سرزمین برطانوی استعمار کے تداخل سے دوچار تھی، اور سماجی پس ماندگی اور تعطل و بحران سے گزر رہی تھی، اس وقت حضور اشرف العلما نے متعدد ادارے اور انجمن قائم کیے، جس سے ایک منظم معاشرہ کی فضا ہموار ہوئی۔ ان میں دارالقضاء والافتاء، دارالحدیث، فیضان اشرف برائے نشر و اشاعت، دارالعلوم محمدیہ و عصری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور کمپیوٹر سینٹر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ زکریا مسجد ممبئی میں جمعہ کے خطبات جو اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مسلسل ہوتے تھے، تحریر اور تقریر کے ذریعے سماج کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا۔ (تحقیقی مقالہ، اشرف العلما سید حامد اشرف ۲۰۱۵ء، از: غلام عبدالقادر حبیبی اشرفی، ص: ۵۷۱، ملخصا)

فتاوی رضویہ کی امتیازی خدمت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا مجموعہ فتاویٰ مسمیٰ بہ "العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة" کی تیسری جلد ۱۹۶۰ء میں طبع ہوئی، وہ اشرف العلما کا زمانہ تدریس تھا، علامہ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ سے آپ بہت قریب تھے، تیسری جلد کے کرم خوردہ عبارتوں کی ایڈیٹنگ اور تدوین کی ذمہ داری علامہ عبدالروف بلیاوی کو سونپی گئی تھی۔ آپ اس اہم کام کو انجام دینے کے لیے مفتی عبدالمنان اعظمی اور مولانا شفیع اعظمی کے ساتھ اشرف العلما علیہم الرحمہ کو بھی شامل کیا کرتے تھے۔ (مصدر سابق، ص: ۲۹۳)

اشرف العلما نے اپنے جد کریم حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی ہدایت پر امام احمد رضا کے افکار و نظریات، فقہ حنفی، شریعت و طریقت اور تبلیغ دین اسلام کے مشن میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے علما و صوفیا کی شیرازہ بندی، اسلامی عقائد و نظریات اور مکاتیب اسلام کی آبیاری کی اور خانقاہوں کی احیا کا فریضہ انجام دیا، فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا فتاویٰ رضویہ کی ترتیب و تدوین میں حصہ لیا۔ اور مجدد اعظم امام احمد رضا کی مذہبی فکر اور اشرفی خانقاہ کے روحانی کردار کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔

وصال: ملت اسلامیہ کی تاریخ میں نقش دوام ثبت کرکے ۱۸ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۹ اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعہ اپنے خالق و مالک سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔